ماہنامہ
اخبار احمدیہ جرمنی
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
ایڈیٹر۔ [illegible]
جلد نمبر 7 ماہ نبوت 1380 ہش مطابق نومبر 2001ء شمارہ نمبر 11

بیت النور کولون میں Tag der offenen Moschee کی تقریب کا انعقاد

مہمانانِ کرام کے لئے روحانی و جسمانی تالیف قلوب کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا

کثیر تعداد میں آنیوالے مہمانوں کی کتب میں دلچسپی اور اسلام کے متعلق سوالات

تین اکتوبر ۲۰۰۱ء کو جب جماعت احمدیہ جرمنی نے پورے ملک میں Tag der Offenen Moschee منایا تو بیت النور کولون میں بھی اس دن کو منانے کا اہتمام کیا گیا۔ صبح گیارہ بجے سے لے کر شام سات بجے تک کا پروگرام تھا۔ ابھی گیارہ بجنے میں کچھ منٹ باقی تھے کہ چند مہمان تشریف لے آئے۔ اور اس کے بعد تو خدا کے فضل سے تانتا بندھ گیا۔ مہمان ایک ایک دو دو کر کے ٹولیوں میں آتے اور کچھ دیر مسجد میں گزار کر اور ہماری مہمان نوازی کا لطف اٹھا کر خوشگوار تاثرات لے کر رخصت ہوتے۔ اس دن ایک سو کے قریب مہمان تشریف لائے ان میں تین ترک، ایک افغانی دوست تھے جبکہ باقی سب جرمن تھے۔ آنے والے مہمانوں کا دروازے پر استقبال کیا جاتا اور اس کے بعد گیسٹ روم میں لے جا کر چائے کافی اور دیگر لوازمات سے ان کی تواضع کی جاتی پھر مہمانوں کو مسجد کا ہال دکھایا جاتا اور ساتھ ہی مسجد اور عبادت کا مقام، طریق اور اہمیت ان پر واضح کی جاتی اور یہ بھی بتایا جاتا کہ ایک حقیقی عبادت گزار کو نہ صرف ذاتی طور پر سکون ملتا ہے بلکہ اس کی وجہ سے دوسرے بھی اس میں آجاتے ہیں۔ اس کے بعد مہمانوں کو سوال و جواب کا موقع دیا جاتا۔ مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب ریجنل امیر Nordrhein اور مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے سوالوں کے جواب دیے۔ مسجد کے ایک کونے میں کتابوں کا ایک سٹال بھی لگایا گیا۔ بہت سے مہمانوں نے اس میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا اور بہت سے احباب کتابیں خرید کر بھی لے گئے۔ جرمن احمدی خاتون مکرمہ عظمیٰ لوک صاحبہ نے سارا وقت سٹال پر

بقیہ صفحہ 2 پر

ریجن ہیسن تاؤنس میں واقفین نو کے دوسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد

افتتاحی تقریب میں مربی سلسلہ مکرم جلال شمس صاحب نے خطاب کیا۔ 59 واقفین نو کی بھرپور شرکت

ریجن ہیسن تاؤنس کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء بروز اتوار بمقام بیت القیوم Nieder-Eschbach میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں قریباً ایک ماہ قبل پروگرام و تیاری نصاب اور دیگر امور کا جائزہ لینے کے لیے ریجنل سیکرٹری صاحب وقف نو کے ساتھ کام شروع کر دیا گیا تھا۔ اس اجتماع کے پہلے اجلاس میں شرکت کے لیے مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب مربی سلسلہ اور مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے۔ پہلے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم عزیزم عبدالمجیر رضوان نے کی اور نظم فاتح الدین نے پڑھی۔ محترم مربی صاحب نے واقفین نو بچوں کو ان کے والدین اور بڑے ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اپنے آپ کو بھی جماعت کے ساتھ عملی وابستگی رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز موجودہ حالات میں MTA دیکھنے کی طرف بھی تمام واقفین نو کو [illegible] کیا۔ جو کہ ایک بہترین چینل ہے اور جماعت کی ہر ایک قسم کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

علمی مقابلہ جات کے لیے چار معیار بنائے گئے تھے۔ یعنی معیار اوّل معیار دوم معیار سوم اور معیار چہارم۔ اسی طرح واقفات کے مقابلہ جات کے لیے بھی چار معیار رکھے گئے تھے۔ جن کے علمی مقابلہ جات ریجنل صدر صاحبہ لجنہ کی زیر نگرانی علیحدہ منعقد ہوتے رہے۔ علمی مقابلہ جات گیارہ بجے شروع ہو کر قریباً ایک بجے تک جاری رہے۔ بعد ازاں کھانے کا وقفہ تھا۔ کھانے کے بعد نمازوں کی ادائیگی کی گئی اور جو علمی پروگرام رہ گئے تھے ان کو مکمل کیا گیا۔ اس کے بعد قریباً تین بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم باسل [illegible]

بقیہ صفحہ 2 پر

دار القضاء جرمنی کے زیر انتظام بیت السبوح فرینکفرٹ میں ریفریشر کورس کا اہتمام

بیت السبوح فرینکفرٹ میں دار القضاء جرمنی کی طرف سے دو روزہ ریفریشر کورس کا بروز ہفتہ و اتوار ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۲۰۰۱ء اہتمام کیا گیا۔ جس میں جملہ قاضیان بالخصوص نو واردین کے لیے فقہی مواد، تعلیمی معلومات، طریق کار، پیش آمدہ مشکلات کے حل کے علاوہ مندرجہ ذیل موضوعات زیر بحث آئے۔

۱۔ نظام قضاء کی اہمیت، افادیت اور عہدے، فرائض۔ از مکرم چوہدری حفیظ الرحمن صاحب صدر قضاء بورڈ۔

۲۔ عائلی مسائل، طلاق و خلع کے فقہی مسائل کی توضیح اور خلفاء کے ارشادات۔ از مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب۔

۳۔ قضاء کا طریق کار اور جماعت میں اس کے مفید اثرات۔ از مکرم ملک بشیر الدین صاحب۔

[illegible]

افتتاحی کلمات میں بتایا گیا کہ قضاء کا اولین فرض فریقین میں صلح و اصلاح کا قیام ہے۔ ابتداء گھر پر پھر مقامی جماعت کی سطح پر اصلاحی کوشش کا آغاز ہوتا ہے۔ پھر فریقین کے تجویز کردہ حکمین کے ذریعہ فریقین کی خاندانی روایات اور قومی حیثیت کی روشنی میں بالمشافہ گفتگو کے ذریعہ شکوہ و شکایت کے ازالہ کی کوشش کی جاتی ہے۔ پھر قاضی ذاتی طور پر فریقین کے درمیان مصالحت کی کوشش کرتا ہے۔ مندرجہ بالا اقدامات اختیار کرنے کے باوجود کوئی ایک فریق مصر ہو تو انسانی تقاضہ فطرت کے مطابق فرد واحد کو ذہنی یا جسمانی اذیت سے بچانے کیلئے ان کے جائز حقوق کے تعین کے ساتھ علیحدگی کا فیصلہ دیا جاتا ہے۔ ہر مجلس کے بعد سوالات کرتے ہوئے مفید اور برمحل [illegible]

بقیہ صفحہ 2 پر

تبرکات — ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم لوگوں نے اس وقت جو بیعت کی ہے [illegible]

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 606)

جماعت Offenbach میں Sin des menchlichen leben کی تقریب

گزشتہ چار سال سے اوفن باخ شہر کی مختلف مذہبی اور رفاہی تنظیمیں مل کر ہر سال Interkulturen wochen کے نام سے مختلف تقریبات منعقد کرتی ہیں جس میں ہر تنظیم اپنے اپنے وقت اور دن کے مطابق پروگرام ترتیب دیتی ہے۔ امسال بھی اس پروگرام میں جماعت احمدیہ اوفن باخ کو تقریب کرنے کی توفیق ملی جو Sin des menchlichen leben کے عنوان سے کروائی گئی [illegible]

سوالات [illegible] جوابات مکرم امام صاحب نے نہایت وضاحت سے دیے۔

لوکل امارت اوفن باخ میں سکول کے طلباء اور اساتذہ کے ساتھ مکرم ہدایت اللہ ہیبش کی میٹنگ

لوکل امارت اوفن باخ کے طلباء نے نہایت محنت سے اسکول کے اساتذہ کے ساتھ رابطہ کر کے کالج کی بارہویں اور تیرہویں کلاس کے ساتھ محترم ہدایت اللہ ہیبش صاحب کی میٹنگ کا انعقاد کیا۔ میٹنگ ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ دونوں کلاسوں کے علاوہ اساتذہ کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ دو صد سے زیادہ افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ خاکسار اور لوکل قائد خدام الاحمدیہ بھی اس میٹنگ میں شامل تھے۔ اس پروگرام کی تفصیلی رپورٹ Offenbach Post میں شائع ہوئی۔ یہ میٹنگ بتاریخ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۱ء بروز منگل Nell Breuning Schule Rödermark میں [illegible]

یاجوج اور ماجوج کا حملہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک رؤیا

چوبیس سال کی بات ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جس میں میں کھڑا ہوں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عظیم الشان بلا جو ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل میں ہے۔ دور سے چلی آرہی ہے وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے اور ایسا موٹا ہے جیسے کوئی بڑا درخت ہو۔ وہ اژدہا بڑھتا چلا آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ دنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے اور درمیان میں جس قدر چیزیں تھیں اُن سب کو کھاتا چلا آرہا ہے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہنچ گیا جہاں ہم ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ باقی لوگوں کو کھاتے کھاتے وہ ایک احمدی کے پیچھے بھی دوڑا۔ وہ احمدی آگے آگے ہے اور اژدہا پیچھے پیچھے۔ میں نے جب دیکھا کہ اژدہا ایک احمدی کو کھانے کے لئے دوڑ پڑا ہے تو میں ہاتھ میں سونٹا لے کر اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن خواب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اتنی تیزی سے دوڑ نہیں سکتا جتنی تیزی سے سانپ دوڑتا ہے۔ چنانچہ میں اگر ایک قدم چلتا ہوں تو سانپ دس قدم کے فاصلہ پر پہنچ جاتا ہے۔ بہر حال میں دوڑتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا۔ وہ احمدی ایک درخت کے قریب پہنچا اور تیزی سے اس پر چڑھ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر میں درخت پر چڑھ گیا تو میں اژدہا کے حملہ سے بچ جاؤں گا۔ مگر ابھی وہ درخت کے نصف میں ہی تھا کہ اژدہا اس کے پاس پہنچ گیا اور سر اُٹھا کر اُسے نگل گیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس لوٹا اور اس غصہ میں کہ میں اس احمدی کو بچانے کے لئے کیوں اُس کے پیچھے دوڑا تھا اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قریب ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے۔ مگر وہ بُنی ہوئی نہیں صرف پٹیاں وغیرہ ہیں۔ جس وقت اژدہا میرے پاس پہنچا میں کود کر اس چارپائی کی پٹیوں پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ایک پاؤں اس کی ایک پٹی پر اور دوسرا پاؤں اس کی دوسری پٹی پر رکھ لیا۔ جب اژدہا چارپائی کے قریب پہنچا تو کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ اس کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں جبکہ رسول کریم ﷺ فرما چکے ہیں کہ لَایَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِھِمْ۔ اس وقت مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سانپ کا حملہ دراصل یاجوج اور ماجوج کا حملہ ہے کیونکہ حدیث ان کے بارہ میں ہے۔ میں اُس وقت یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ یہ دجال بھی ہے۔ اتنے میں وہ اژدہا میری چارپائی کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ اسی دوران میں اُن احمدیوں سے جنہوں نے مجھے مقابلہ سے منع کیا تھا اور کہا تھا کہ جب رسول کریم ﷺ فرما چکے ہیں کہ یاجوج اور ماجوج کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکے گی۔ میں کہتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ لَایَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِھِمَا کسی کے پاس کوئی ایسا ہاتھ نہیں ہوگا جس سے وہ ان کا مقابلہ کر سکے مگر میں نے تو اپنے ہاتھ مقابلہ کیلئے اس کی طرف نہیں بڑھائے بلکہ اپنے دونوں ہاتھ خدا کی طرف اُٹھا دیئے ہیں اور وہ خدا کی طرف ہاتھ اُٹھا کر فتح پانے کے امکان کو رسول کریم ﷺ نے ردّ نہیں فرمایا۔ غرض میں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے خدا مجھ میں تو طاقت نہیں کہ میں اس فتنہ کا مقابلہ کر سکوں لیکن تجھ میں سب طاقت اور قدرت ہے میں تجھ سے التجاء کرتا ہوں کہ تو اس فتنہ کو دور فرما دے۔ جب میں نے یہ دعا کی تو میں نے دیکھا کہ آسمان سے اس اژدہا کی حالت میں تغیر پیدا ہونے لگا۔ جیسے پہاڑی کیڑے پر نمک گرانے سے ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اُس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی بالکل کم ہو گئی۔ چنانچہ پہلے تو وہ میری چارپائی کے نیچے گھسا۔ پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی۔ پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا جیسے جیلی ہوتی ہے۔ اور بالآخر وہ اژدہا پانی ہو کر بہہ گیا۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو دعا کا کیسا اثر ہوا۔ بے شک میرے اندر طاقت نہیں تھی کہ میں اس کا مقابلہ کر سکتا مگر میرے خدا میں تو طاقت تھی کہ وہ اس خطرہ کو دور کر دیتا۔

(اسلام کا اقتصادی نظام، صفحہ 140-147)

بقیہ:- ریفریشر کورس دار القضاء

کے حصول کے لئے چارہ جوئی کر سکتا ہے۔ ابتدائی فیصلہ کے خلاف دو مرتبہ اپیل کا حق دیا جاتا ہے۔

شہادت کے بارے میں بتایا گیا کہ اعلیٰ اسلامی معیار کا انحصار تقویٰ پر مبنی معاشرہ کے قیام پر ہے۔ اسی تقویٰ کے قیام کے لئے امام الزمان حضرت مسیح الموعودؑ "حکماً عدلاً" (انصاف سے فیصلہ کرنے والا)۔ ہو کر آئے ہیں۔ اس لحاظ سے شہادت کو کھنگالنا قاضی کا کام ہے۔ سچ کے نگینوں کو پرکھنا اور سمیٹنا قضاء کا فرض ہے۔ بے محل و لایعنی شہادت یا ادھوری شہادت مستوجب سزاء ہے۔ قضاء کی حیثیت ملکی قوانین کی روشنی میں اور ثالث کے کردار و اوصاف پر مفید معلومات بتائی گئیں۔ اس سیمینار طرز کے ریفریشر کورس میں مولوی حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج، مولانا محمد الیاس منیر صاحب، مولانا ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب۔ مربی کولون اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ریجنل امیر کولون کے علاوہ نیشنل سیکرٹری تربیت مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب، مکرم عبد السبحان طارق صاحب نے شرکت فرمائی۔ اور دلچسپ سوالات سے بحث کی افادیت کو دوبالا کیا۔ بالآخر شکریہ اور دعا کے ساتھ یہ کورس اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ (نمائندہ خصوصی)۔

بقیہ:- کولن میں Tag der Offenen Moschee

ڈیوٹی دی۔ جبکہ لوکل زعامت کے احباب نے ان کے ساتھ مدد کروائی۔ خصوصاً شوکت نواز صاحب اور مکرم طارق محمود صاحب اور مکرم خالد محمود صاحب کا نام قابل ذکر ہے۔ ایک خاتون نے تمام مذاہب سے اور خصوصاً اسلام سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے پتہ ہے کہ اسلام کیا ہے مگر پچھلے دنوں بعض لوگوں نے اسلام کی کردار کشی کی ایک مہم شروع کر دی تھی شکر ہے کہ وہ اب رک گئی یا کسی حد تک کم ہو گئی ہے۔ مگر جب بھی کوئی اسلام پر گندے الزامات لگاتا ہے تو مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آواز بھرا گئی۔ ایک خاتون کے ساتھ کچھ افراد Osnabruck سے اس دن کولون آئے ہوئے تھے وہ مسجد کے پاس سے گزرے تو Tag der Offenen Moschee کا بورڈ دیکھ کر ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب سے پوچھنے لگے کہ کیا ہم بھی اندر آسکتے ہیں تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہاں آپ ہی کے لیے تو اس تقریب کا انتظام کیا ہے، تو کہنے لگے کہ ہم ابھی ایک اور مسجد سے آرہے ہیں جس میں ہمیں اندر نہیں داخل ہونے دیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب ان مہمانوں کو لے کر اندر آئے اور مسجد کا اور اسلام کا تعارف کروایا اور پھر پاکستانی کھانے سے ان کی مہمان نوازی کی جرمن پریس کے نمائندے بھی اس دن مسجد آئے اور تقریباً تمام حاضرین سے کسی نہ کسی رنگ میں گفتگو کی اگلے دن ایک مشہور اخبار Express نے پورے صفحہ پر خبر شائع کی اور مختلف عناوین لگا کر نہایت ہی اچھے انداز میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا اور اس طرح ہزار ہا جرمنوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موقع پیدا کر دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

۱۸ اکتوبر کو ایک اور مشہور معروف جرمن ٹی وی RTL کی ٹیم نے بیت النور کولون کا دورہ کیا اور مکرم سید بشارت احمد صاحب ریجنل امیر کا انٹرویو اور نماز مغرب کی ادائیگی کا منظر ریکارڈ کیا اور اسی رات خبروں میں نشر کیا۔ اور اس طرح پھر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پُرامن پیغام بہت سے لوگوں تک پہنچا یہ تو صرف بیت النور کولون پر اللہ تعالیٰ کے ہونے والے افضال کا مختصر تذکرہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال خداوندی کی موسلا دھار بارش میں سے ایک قطرہ ہے، ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ پھیردے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

(رپورٹ: مجاہد انیس، جنرل سیکرٹری ریجن Nordreihn)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ آمین۔

O

دُنیا میں یہ کیا فتنہ اُٹھا ہے برے پیارے
ہر آنکھ کے اندر سے نکلتے ہیں شرارے
یہ منہ ہیں کہ آہنگروں کی دھونکنیاں ہیں
دِل سینوں میں ہیں یا کہ سپیروں کے پٹارے
ہے امن کا دروغہ بنایا جنہیں تو نے
خود کر رہے ہیں فتنوں کو آنکھوں سے اشارے
اسلام کے شیدائی ہیں خونریزی پہ مائل
ہاتھوں میں جو خنجر ہیں تو پہلو میں کٹارے
بچ بیٹھا ہے اِک کونہ میں منہ اپنا چھُپا کر
اور جھوٹ کے اُڑتے ہیں فضاؤں میں غبارے
ظلم و ستم و جور بڑھے جاتے ہیں حد سے
ان لوگوں کو اب تو ہی سنوارے تو سنوارے
طوفان کے بعد اُٹھتے چلے آتے ہیں طوفاں
لگنے نہیں آتی ہے بری کشتی کنارے
گرزندگی دینی ہے تو دے ہاتھ سے اپنے
کیا جینا ہے یہ جیتے ہیں غیروں کے سہاروں

(کلام محمود)

اعلان ولادت

مورخہ 13 جون 2001ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزان عطیہ وعدیل احمد طاہر کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام منیب احمد طاہر عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود عزیز احمد طاہر ابن چوہدری حسن محمد صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ مکرم چوہدری صداقت حیات صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی بابرکت عمر عطا فرمائے۔ نیک صالح اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والا بنائے۔

(عزیز احمد طاہر، Darmstadt)

بقیہ:- واقفین نو کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

محترمی امیر صاحب جماعت جرمنی تشریف لے آئے اور بچوں کو اپنی تقریر میں اس وقت کے موجودہ حالات کے متعلق بتایا اور اپنے اپنے اسکولوں میں اسلام کے متعلق صحیح موقف اس کے بتانے کے متعلق بتایا۔ کہ جو کچھ امریکہ میں ہوا ہے ہم اس کے بھی خلاف ہیں اور جو کچھ اب افغانستان میں ہو رہا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اس کے بعد محترمی امیر صاحب نے دعا کروائی اور اس اجتماع کی تقریب کا اختتام ہوا۔ اس اجتماع میں حاضر واقفین ۵۹، والدین ۲۵، اور کل حاضری ۸۴ رہی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان واقفین نو کی خود تربیت فرمائے اور انہیں ہمیشہ صراط مستقیم پر چلائے رکھے۔ آمین

(عبد الکبیر ریجنل امیر Hessen-Taunus)

ارم کا عبرتناک انجام

ہر ذی شعور مسلمان اس بات پر دل سے یقین رکھتا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو ہمارے محبوب نبی کریم ﷺ کے مطہر قلب پر 23 سال کے عرصہ میں نازل ہوا تھا۔ قرآن کریم ایک الہامی کتاب ہے جس کا ہر لفظ ہر نقطہ۔ بلاشبہ جس صورت میں سرور کائنات ﷺ پر نازل ہوا تھا وہ آج بھی ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد ویسے کا ویسا ہی محفوظ ہے۔ کیونکہ اس کے ازلی اور ابدی طور پر محفوظ ہونے کی ذمہ داری خدا نے اپنے ذمہ خود لی ہے۔

قرآن مجید ایک سائنسی کتاب نہیں ہے مگر یہ خدا کی طرف سے نازل کردہ ایک دائمی کتاب ہے اس لئے فطرت کے مطالعہ سے مطابقت رکھتے ہوئے اس میں سائنسی مشاہدات کے بارے میں بہت سی آیات ملتی ہیں۔ دورِ حاضر میں سائنس کے میدان میں جو ان گنت دماغ کو چکرا دینے والی ترقیات ہوئی ہیں ان سے متعلق قرآن پاک میں بعض آیات اس قدر ٹھیک اور مستند طریقے سے بیان ہوئی ہیں کہ انسان ششدر رہ جاتا ہے، مثلاً انسان کی پیدائش کے بارے میں قرآن کریم نے ایسے لطیف نکتے بیان فرمائے ہیں کہ سوچنے سمجھنے والا انسان بے اختیار فتبارک اللہ احسن الخالقین کہہ اٹھتا ہے۔ (پروفیسر کیتھ مور کا مضمون یونیورسٹی آف ٹورنٹو، 1989ء)

کسی بات کے غلط ہونے کا ایک ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اس میں تضاد پایا جاتا ہو۔ قرآن کریم میں تضاد نہ ہونا اس کے الہامی ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ اس چیز کا بیان قرآن مجید میں یوں ہوا ہے۔ ”پس کیا وہ لوگ قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے اور نہیں اس نتیجہ پر پہنچتے کہ اگر قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے نازل ہوا ہوتا تو یقیناً اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔“

(سورۃ النساء:83)

یہ رہتی دنیا تک کا چیلنج آج سے چودہ سو سال قبل جاری ہوا تھا۔ مگر غور فرمائیں کہ ان چودہ سو سالوں میں کرۂ ارض پر کتنے ذہین و فطین انسان پیدا ہوئے مگر کوئی بھی مائی کا لال قرآن میں تضاد تلاش نہ کر سکا۔

قرآن کریم کی سورۃ الفجر میں عرب میں مدفون ایک شہر کا ذکر ہوا ہے۔ جس کا نام ارم تھا اور جس میں عاد کی قوم آباد تھی۔ عاد قوم کی سطوط جبروت کا ذکر قران کریم کی 63 آیات میں گیارہ مختلف سورتوں میں ہوا ہے۔ یہ سورتیں ہجرت سے قبل مکہ کے ایام میں نازل ہوئیں تھیں۔ مندرجہ ذیل چند ایک آیات پر ذرا تدبر فرمائیں۔

...... حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم عاد کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”کیا تم ہر ایک اونچے مقام پر جھوٹی شہرت کے لئے یادگار عمارتیں بناتے ہو اور تم بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے تم ہمیشہ زندہ اور قائم رہو گے۔ (سورۃ نمبر 26۔ آیات نمبر 129 اور 130)

...... اور عاد کو بھی اور ثمود کو بھی (ایک ہلا دینے والے عذاب نے پکڑ لیا) اور (اے اہل مکہ تم کو ان کی بستیوں کی ہلاکت کا حال خوب معلوم ہے۔“ (سورۃ نمبر 29 آیت نمبر 39)

...... اور ہم ان بستیوں کو بھی ہلاک کر چکے ہیں جو تمہارے اردگرد ہیں۔“ سورۃ نمبر 46 آیت 27)

شہر ارم کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح ہوا ہے:۔ ”کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے رب نے قوم عاد سے کیا معاملہ کیا یعنی ارم شہر والوں سے جو بڑے بڑے ستونوں والی عمارتوں میں رہتے تھے وہ لوگ جنکے زور قوت کے برابر کی کوئی قوم ان ملکوں میں پیدا ہی نہیں کی گئی تھی۔“ (سورۃ نمبر 89 الفجر آیت نمبر 7 تا 9)

...... عاد ارم کے ریت کے طوفان سے ہلاک ہونے کا ذکر قرآن میں یوں ہوا ہے ”اور عاد ایک ایسے عذاب سے ہلاک کئے گئے جو ہوا کی صورت میں آیا تھا جو یکساں چلتی تھی اور سخت تیز تھی اللہ نے ہوا کو متواتر سات راتیں اور آٹھ دن ان کی تباہی کے لئے مقرر کر چھوڑا تھا پس اے (دیکھنے والے) تو اس قوم کو ایک کٹی ہوئی گری پڑی حالت میں پائے گا گویا کہ وہ کے ایک کھوکھلے درخت کی جڑیں ہیں جنکو تیز آندھی نے گرا دیا تھا۔“

(الحاقۃ 7 تا 9)

بعض محققین کا خیال ہے کہ قرآن حکیم میں عاد جو ذکر ہوا ہے۔ انکا مرکزی قلعہ موجودہ شہر شی سر (Shisr) کے نیچے مدفون ہے۔ جوانکے ہاں اوبار کے نام سے معروف ہے اور جس کی کھدائی کی جا رہی ہے؟ کیا واقعی یہ شہر ارم سے ہی تعلق رکھتا ہے اور یہی وہ مقام ہے جس کی طرف فرقان مجید کی بعض آیات اشارہ کر رہی ہیں۔ یہ امر مزید تحقیق و جستجو کا متقاضی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ تاہم قارئین رموز فطرت کی دلچسپی کے لئے اوبار شہر کی کھدائی اور اس سے حاصل ہونے والی بعض معلومات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

قرآن حکیم میں جس میناروں والے شہر کا ذکر ہوا ہے جو موجودہ شہر شسر کے نیچے مدفون تھا۔ اس کا انکشاف امریکہ کی خلائی ایجنسی ناسا کے شٹل چیلنجر کے ریڈار امیجنگ سسٹم سے عرب بالخصوص الربع الخالی کی لی جانے والی زیر زمین تصاویر سے ہوا ہے۔ اس تین ہزار سال پرانے شہر کو تلاش کرنے کے لئے امریکہ کے ایک ماہر آثار قدیمہ جیورس زارین جو امریکہ کی میسوری سٹیٹ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اور نکولس کلیپ جو امریکہ کے ہر دلعزیز شہر لاس اینجلز میں دستاویزی فلمیں بناتے ہیں۔ کلیپ کے ایک دوست جارج ہیجز Hedges جو پیشے کے اعبار سے وکیل ہیں۔ موخر الذکر دو اصحاب نے مل کر اس پراجیکٹ کے لئے سرمایہ اکٹھا کیا اور دسمبر 1991ء میں اس شہر کے مقام کا تعین ہونے کے بعد کھدائی کا کام شروع کیا گیا۔

کولنس کلیپ کو اس پراجیکٹ میں دلچسپی ایک کتاب Arabia Felix پڑھنے کے بعد ہوئی جو ایک برطانوی مصنف اور محقق برٹرام ٹامس نے 1932ء میں لکھی تھی۔ برٹرام نے اس کتاب میں ذکر کیا کہ عمان کے بدوؤں نے اس سے شداد بن عاد کی جنت ارضی شہر اوبار کا ذکر کیا تھا [illegible]

جزیرہ عرب کے علاقہ الربع الخالی کے جنوبی حصہ میں [illegible] جاتے تھے۔ مسٹر کلیپ نے کیلیفورنیا کی مشہور لائبریری Huntington Library میں محفوظ پرانے مسودات اور نقشوں سے تحقیق کر کے [illegible] عمان ملک میں ریت کے نیچے کہیں مدفون ہے۔ اس کتابی اور دستاویزی ثبوت کے بعد کلیپ نے ناسا کی جیٹ پروپلشن لیبارٹری پاساڈینا کیلیفورنیا کے سائنسدانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ عمان کے مخصوص علاقہ کی خلائی جہاز چیلنجر کے Radar imaging سے تصاویر لیں۔ چنانچہ ان تصاویر کے لینے کے بعد جب ان تصاویر کو غور سے دیکھا گیا تو ریت کے نیچے دفن ایسے راستے نظر آئے جو اوبار شہر کی طرف جاتے تھے۔

مسٹر کلیپ نے [illegible] Ptolemy [illegible] 200 صدی بعد مسیح [illegible] Omanum Emporium (عمان مارکیٹ) رکھا تھا۔ Ptolemy کے نقشے اور سٹیلائٹ کے ذریعہ لی گئی تصاویر دونوں کے مطابق اس شہر کا اصل مقام موجودہ Shishr کے نخلستان میں بنتا تھا۔

کھدائی اور دریافت

جب اوبار شہر کے مقام کی کھدائی کا کام شروع ہوا تو 600 فٹ ریت کے نیچے دفن ایک قلعہ دریافت ہوا [illegible] Atlantis [illegible] of sand [illegible] Frankincense [illegible]

یہ مینار پکی اینٹوں سے بنے ہوئے تھے۔ گھروں میں کشادہ کمرے تھے جن میں لوبان (اگربتی کی طرح) خوشبو جلانے کے لئے چولہے بنے ہوئے تھے۔

اوبار شہر کی تلاش کے لئے پراجیکٹ مسٹر کلیپ نے 1981ء میں شروع کیا تھا۔ 1984ء میں چیلنجر سے لی جانے والی تصاویر سے اس کے صحیح مقام کا تعین ہوا۔ نومبر 1991ء میں شہر کی تلاش اور کھدائی کا کام شروع ہوا۔ اور جنوری 1992ء میں شہر تلاش ہوا۔ ناسا کے خلائی جہاز چیلنجر کے ریڈار امیجنگ سسٹم سے جو تصاویر لی گئیں ان کے مطالعہ کے لئے جس جیالوجسٹ نے سب سے زیادہ کام کیا اس میں ڈاکٹر رونلڈ بلام کا نام سرفہرست ہے۔ اس شہر کی تلاش کی کہانی، یہ دنیا سے نیست و نابود کیسے ہوا؟ اس کا جواب مندرجہ ذیل انٹرویو سے ملتا ہے جو کینیڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (سی بی سی) کے ایک پروگرام میں باب میکڈانلڈ نے ڈاکٹر بلوم سے لیا اور 16 اپریل 1994ء کو ریڈیو پر نشر کیا گیا۔

باب میکڈانلڈ کے تعارفی کلمات

سامعین۔ آپ شاید یقین نہ کریں کہ خلاء اور عرب کے پرانے قصے کہانیوں میں ایک گہرا تعلق ہے۔ امریکہ کے خلائی جہاز ”چیلنجر“ میں موجود خلانورد جزیرہ عرب میں عمان کے صحرا کی طرف اپنا 360 ملین ڈالر کی لاگت کا ریڈار امیجنگ سسٹم اوبار کے شہر کا نقشہ بنانے کے لئے استعمال کر چکے ہیں۔ اوبار عرب قصص و حکایت میں محفوظ ایک شہر کا نام ہے۔ ایسا شہر جو دولت سے مالا مال ہونے کے علاوہ بداعمالیوں اور فسق و فجور میں شہرت رکھتا تھا۔ تین ہزار سال قبل یہ شہر درخت سے نکلنے والے رس لوبان کا بہت بڑا تجارتی مرکز تھا۔ لوبان بطور مرہم کے استعمال ہونے کے علاوہ مُردوں کے جلانے کے رسم و رواج میں بھی استعمال ہوتا تھا۔

بعض لوگ اسے بطور خوشبو بھی جلاتے تھے پرانے زمانے میں لوبان سونے کی طرح بہت قیمتی ہوتا تھا۔ اس کی تجارت بہت نفع مند ہوتی تھی۔ یہ بات کہ آیا اوبار ایک حقیقت تھا یا افسانہ، تاریخ دان اس پر بہت کچھ قلم بند کر چکے ہیں۔ چنانچہ ایک بہت پرانے مؤرخ Ptolemy نے دو صدی قبل مسیح جو شہروں کے نقشے بنائے ان میں اس شہر کا بھی ذکر کیا ہے مسلمانوں کی الہامی کتاب قرآن مجید میں بھی اس شہر کا ذکر ”ارم“ کے نام سے ہوا ہے۔

ایک روایت کے مطابق اوبار تین ہزار سال تک تجارت کا اہم مرکز رہا۔ مگر 300 سال بعد مسیح کے لگ بھگ یہ صفحہ ہستی سے معدوم ہو گیا۔ بہت سے لوگوں نے اس کو تلاش کرنے کی کوششیں کی مگر انکی کوششیں ثمر آور نہ ہوئیں۔ بشمول لارنس آف عربیا کے جس نے اس کو ریت کا ایٹلانٹس کے نام سے موسوم کیا تھا مگر اس کی تلاش قسمت نے امریکہ کے ایک فلم بنانے والے، ایک جیالوجسٹ اور ایک خلائی سائنسدان کے لئے لکھ چھوڑی تھی۔ جنہوں نے اس افسانوی شہر کو خلاء سے

باقی صفحہ 4 پر

Vol. 7 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 11
National Shoba Ishaat, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Germany, Tel. 069-50688652, Fax 069-50688655

جرمنی کے شب و روز

اینتھراکس

جرمنی میں اینتھراکس سے متعلق دو واقعات پیش آئے اور سارے ملک میں کھلبلی مچ گئی۔ ڈاک خانے بند کر دیئے گئے، ہنگامی صورت میں معلومات حاصل کرنے کیلئے ٹیلیفون ہاٹ لائن جاری کئے گئے، لوگوں کو ہوشیار خبردار رہنے کی تاکید کی گئی، ڈاک لفافوں سے ملنے والے سفوف کا کیمیائی تجزیہ ہونے لگا اور لوگ بڑی بے صبری سے نتائج کا انتظار کرنے لگے۔ آخر معلوم ہو کہ یہ کیمیائی دہشت گردی نہیں، نفسیاتی دہشت گردی ہے۔ پائی جانے والی شے اینتھرکس سے ملتی جلتی بے ضرر چیز ہے جو کہ آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہے۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ امریکہ میں جو ایسے واقعات ہوئے ہیں اس میں خود امریکہ کے اندر دائیں بازو کے لوگ ملوث ہیں اور انہی کو امریکی حکومت تلاش کر رہی ہے، بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے کسی گروپ کا سراغ نہیں ملا۔ جرمن حکومت بہر حال اس واقعہ کے مجرموں کو بڑی سزا دے گی۔ عوام میں ہراس پھیلانے میں ذرائع ابلاغ کا بھی بہت کردار ہے کہ وہ ایسی خبروں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

جرمن فوج کی افغانستان کی جنگ میں شمولیت

امریکہ میں جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ ہوا تو جرمن چانسلر نے ایک حلیف کی حیثیت سے امریکہ کے ساتھ غیر محدود اتحاد کی بات کی۔ اس بیان سے آغاز کیا اور قدم بہ قدم اس کو واضح کرتے گئے۔ جرمن چانسلر کا دوسرا بیان تھا کہ جرمن فوج کی شمولیت ممکن ہو سکتی ہے۔ پھر جب اکتوبر میں امریکہ نے جنگی کاروائی شروع کی تو چانسلر نے یقین دہانی کرائی کہ جرمنی ہر ایک میدان میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گا۔ اس کے چند روز بعد اگلا بیان یہ دیا کہ جرمنی کو بھرپور فوجی امداد کرنی پڑ سکتی ہے مگر امریکہ نے ابھی تک مطالبہ نہیں کیا۔ اس سے اگلے ہی روز بیان آیا کہ امریکہ کے مطالبے پر جرمنی ۳۹۰۰ فوجی تیار رکھے گا۔ اس طرح وہ دراصل جرمنی کیلئے بڑی طاقتوں کی صف میں شامل ہونے کی راہ ہموار کر رہے تھے۔ ان کے خیال میں جب تک فوجی سطح پر شمولیت نہ کی جائے، سیاسی سطح پر سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا۔ اگرچہ یہ بات درست ہے کہ ایک اتحادی ہوتے ہوئے جرمنی اپنی ذمہ داریوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور جرمنی کی شمولیت سے کسی بہتری کی امید نہیں۔ جنگ سے بے گھر اور پریشان ہونے والے عوام کی امداد کا کام، جنگ کے بعد افغانستان کا ایک پائیدار سیاسی ڈھانچہ تشکیل دینا یہ اس وقت کے اہم کام ہیں، دوسرے یہ سوچ بچار کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمان ملکوں کے عوام میں مغربی ممالک کے خلاف جو غصہ پایا جاتا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں اور ایسے اقدامات کئے جائیں کہ دہشت گردی کیلئے آئندہ کوئی جواز باقی نہ رہے۔

جرمن فوج کے بھیجے جانے سے متعلق فیصلہ جرمن قومی اسمبلی میں ہونا تھا اور اسمبلی کے سارے ممبران اس بارے میں ایک رائے نہیں رکھتے۔ بہت سے لوگ اسے اپنے ضمیر کے خلاف سمجھتے ہیں جن میں خود حکومتی پارٹی ایس پی ڈی کے لوگ بھی شامل ہیں، جن کا کہ جان بوجھ کر ذکر نہیں کیا گیا، مگر حکومت میں شامل گرین پارٹی کے لوگوں نے چونکہ یہ بحث شروع کی تھی اس لئے سارا بوجھ ان پر ڈال دیا گیا۔ چانسلر نے اسمبلی میں اس فیصلے کی منظوری کو چانسلر پر اعتماد سے منسلک کر دیا۔ اس دباؤ میں آ کر اگرچہ گرین پارٹی کے چار ارکان نے اس کے حق میں ووٹ ڈالے مگر اس سے حکومتی اتحاد کو ایک ایسا جھٹکا لگا جس سے سنبھلنے کیلئے ایک وقت درکار ہوگا۔ چانسلر نے کہا تھا کہ اگر یہ قرارداد منظور نہ ہوئی تو یہ اشتراک کا خاتمہ ہوگا۔ انہوں نے کمال دانائی کے ساتھ یہ چال چلی۔ اس وقت حزب اختلاف تو انتخابات میں نمائندہ نامزد کرنے کے بارے تک میں فیصلہ نہیں کر سکی، دوسرے رائے عامہ معلوم کرنے کیلئے جو سروے کئے جاتے ہیں ان کے مطابق اس وقت چانسلر گیرہارڈ شروڈر سب سے آگے ہیں۔

(بشکریہ: امجد احمد۔ فرانکفورٹ)

بقیہ:۔ ارم کا عبرتناک انجام

جہاز کے ذریعہ سٹیلائٹ سے تصاویر لے کر تلاش کیا۔ ایک جیالوجسٹ جس نے اس شہر کی تلاش میں بھرپور حصہ لیا اس کا نام ڈاکٹر بلام ہے جو کیلیفورنیا کی جیٹ پرپلشن لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔

میکڈانلڈ:۔ ڈاکٹر بلام اوبار شہر کی اصل حقیقت کیا تھی؟

ڈاکٹر بلام:۔ اوبار ایک ایسا شہر تھا جہاں لوبان کی تجارت ہوتی تھی۔ یہاں سے اونٹوں کے کاروان لمبے لمبے سفروں کے لئے روانہ ہوتے تھے گویا یہ امریکہ کے شہر سینٹ لوئیس کی طرح تھا جہاں لوگ ہر جگہ سے آتے تھے اور یہ تاوہ آگے مختلف مقامات کو روانہ ہو سکیں گویا اوبار ایک مرکزی مقام تھا جہاں سے لوگ دور دراز سفروں کے لئے تیاری کے بعد روانہ ہوتے تھے۔

میکڈانلڈ:۔ کیا اوبار شہر صحرا کے لمبے سفر پر روانہ ہونے کے لئے آخری مقام تھا؟

ڈاکٹر بلام:۔ بذات خود یہ ایک بہت بڑا شہر تھا شہر کے مرکزی مقام میں ایک کنواں تھا جس کے ارد گرد قلعہ تعمیر تھا۔ جس کسی کا پانی پر کنٹرول تھا وہ ہر چیز پر کنٹرول رکھتا تھا۔ کنوئیں سے اردگرد تاجروں اور مسافروں کی ایک کمیونٹی آباد تھی جو یہاں لین دین کے لئے آتے یا کاروان میں شامل ہونے کے لئے آتے تو بذات خود شہر چھوٹا تھا مگر اس میں ایک بہت بڑی عارضی آبادی مقیم رہتی تھی۔

میکڈانلڈ:۔ یہ شہر گلستان نیست و نابود کیسے ہوا؟

ڈاکٹر بلام:۔ اس کے گم ہونے کا قصہ بہت دلچسپ ہے۔ کہتے ہیں کہ اوبار کا آخری بادشاہ شداد ابن عاد بہت ریاکار انسان تھا۔ اس کے رہنے سہنے کا طریق عیاش دولتمندوں جیسا تھا قرآن حکیم کی آیات کریمہ کے مطابق شہر اوبار قہر الٰہی کے تحت اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے دنیا سے نیست و نابود ہوا اس کے دنیا سے مٹ جانے کی کہانی بڑی ہی دلچسپی ہے۔ 230 بعد مسیح کے لگ بھگ لوبان کی تجارت ایک دم ختم ہوگئی اور اس کی قیمت بھی گر گئی تو شاید اس لحاظ سے یہ اوبار کی اقتصادی موت تھی جبکہ انسان اوبار کے اصل مقام پر جا کر جو بات مشاہدہ کرتا ہے اس سے جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ کہ اوبار کا مرکزی قلعہ ایک سنک ہول میں گر کر تباہ ہوا تھا (Sink-hole) جو کہ فی الحقیقت انکی پانی کی سپلائی کا واحد ذریعہ تھا تو یوں کہہ لیں کہ قلعہ کا انجام تباہ کن ہوا مگر اس تباہ کن واقعہ کی اصل تاریخ ابھی تک معین نہیں ہو سکی۔

میکڈانلڈ:۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ناسا کا سائنسدان اور جیالوجسٹ اوبار کے گمشدہ شہر کی تلاش میں کیسے شامل ہوا؟

ڈاکٹر بلام:۔ بہت عجیب اور حیران کن طریق سے 1981ء میں خلائی جہاز میں جو پہلا ریڈار امیجنگ کا تجربہ ہوا تھا اس تجربہ میں شومئی قسمت سے میں بھی شامل تھا اس تجربہ میں ہم نے دیکھا کہ ریڈار کے ذریعہ صحارا کے ریگستان کی جو تصاویر لیں گئیں اس میں ہم ریت کے نیچے جو کچھ دفن تھا اس کی منظر کشی کر سکتے تھے۔ درحقیقت ریت کے نیچے ہم آسانی سے دو میٹر تک مدفون اشیاء اور زمین کے مناظر بڑی آسانی سے دیکھ سکتے تھے جب اس تجربہ کے ریزلٹ منظر عام پر آئے تو ہمیں سینکڑوں افراد کے فون آئے ان میں سے بعض ایک افراد اپنے خاندان کا چھپایا ہوا خزانہ تلاش کرنا چاہتے تھے۔ بعض ایک افراد نے ہم سے یہ استفسار کیا کہ اگر ہم ان کو فلاں علاقے کے نیچے مدفون اشیاء کی تاریخ بتلا دیں تو باقی کا وہ خود تلاش کر لیں گے تو گویا عجیب عجیب قسم کے لوگ ہمیں فون کیا کرتے تھے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

حالاتِ زندگی محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی خادم محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف صدی سے زائد عرصہ تک میدان عمل میں گرانقدر خدمات بجالانے کی توفیق اور سعادت ملی۔ اس دوران آپ سے فیض اُٹھانے والے احباب جماعت دنیا کے چار براعظموں ایشیا، افریقہ، امریکہ اور یورپ میں ہزاروں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کے پاس محترم مولانا مرحوم کی خدمات کے واقعات ، آپ کی نیکیوں اور حسن اخلاق کی بہت سی خوشگوار یادیں یقیناً محفوظ ہوں گی جو کہ دراصل ان کے پاس ایک قومی امانت ہے اور محترم مولانا مرحوم کی خدمات کا تقاضا ہے کہ آپ کی ان یادوں کو عام کیا جائے، نہ جانے کتنے قارئین کی زندگیوں میں یہ واقعات نیک تبدیلیاں پیدا کر کے مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ بن جائیں۔ اس مقصد کی خاطر آپ کے حالات زندگی اکٹھا کرنے کا بیڑہ آپ کے بھائی محترم حبیب اللہ باجوہ صاحب نے اُٹھایا ہے۔ ایسے تمام احباب جن کے لئے اس کارخیر میں حصہ لینا ممکن ہو وہ درج ذیل پتہ جات پر رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

Ahmadiyya Muslim Jamaat Shoba Tasneef Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany	یا	Habibullah S. Bajwa 6667 Huntshire Drive , Elkbridge, MD 21075 , USA

(انچارج شعبہ تصنیف، جرمنی)

روزنامہ الفضل ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ جماعت احمدیہ کا واحد روزنامہ ہے جو گزشتہ نو دہائیوں سے احباب جماعت کی روحانی و جسمانی علمی سیرابی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ اسکے ذریعہ امام وقت کی تازہ ہدایات اور ارشادات احباب تک پہنچتے ہیں، علاوہ ازیں اس کے ذریعہ جماعت احمدیہ پاکستان کی خبریں خصوصاً ربوہ کے شب و روز سے آگاہی بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی اہم سیاسی اور غیر سیاسی خبروں کا خلاصہ خصوصی دلچسپی کا حامل ہوتا ہے۔ اخبار کی اسی اہمیت کے پیش نظر اپیل کی جاتی ہے احباب براہ راست اس کا اجراء اپنے نام کروائیں۔ سالانہ چندہ درج ذیل ہے:۔

یورپ، ایشیاء، افریقہ، مڈل ایسٹ:۔ روزانہ -/4200 روپے یا ہفتہ وار پیکٹ -/2800 روپے

USA، ساؤتھ پیسیفک، آسٹریلیا، فجی:۔ روزانہ -/6000 روپے یا ہفتہ وار پیکٹ -/4000 روپے

ٹیلی فون نمبر 04524-213029 ۔ روزنامہ الفضل (ربوہ)، چناب نگر، پوسٹل کوڈ 35460۔